سوال

اگر حیض کا خون پندرہ دن سے زائد جاری رہے تو کیا نماز ادا کرنی چاہیے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حیض اور نفاس کے ایام کے علاوہ دیگر دنوں میں یا ان سے متصل دنوں میں جو خون جاری ہوتا ہے وہ استحاضہ کا خون کہلاتا ہے، یہ رگ سے سرخ خون نکلتا ہے، اور جب تک عورت شفایاب نہ ہو جائے جاری رہتا ہے۔

- اگر استحاضہ کا خون حیض یا نفاس کے اوقات کے علاوہ کسی اور وقت میں آئے تو اس میں کسی قسم کا اشکال نہیں ہے، اشکال اس وقت پیدا ہوتا ہے جب یہ حیض یا نفاس سے متصل آئے تو عورت کیا کرے گی؟

ایسی عورت کی چار حالتیں ہو سکتی ہیں:

1. اگر عورت کو اپنے حیض کے خون آنے کے معمول کا پتہ ہو کہ وہ کس دن سے شروع ہو کر کب تک رہتا ہے تو وہ اپنے حیض کے دنوں کو شمار کرے گی جب وہ دن گزر جائیں گے تو غسل کر کے پاک ہو جائے گی۔ ان دنوں کے گزرنے کے بعد جو خون آئے گا وہ استحاضہ کا شمار ہو گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا، کہا: ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے خون کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے بتایا: میں نے اس کا ٹب خون سے بھرا دیکھا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تمہیں پہلے جتنا وقت حیض (نماز سے) روکتا تھا اتنا عرصہ رکی رہو، پھر نہا لو اور نماز پڑھو۔'' (صحیح مسلم: 334)

2. اگر عورت کو اپنے حیض کے خون آنے کے معمول کا پتہ نہ ہو لیکن وہ حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق کر سکتی ہو تو وہ جتنے دن حیض کا خون آئے گا نماز نہیں پڑھے گی، جب اس کو لگے کہ حیض کا خون آنا بند ہو گیا ہے تو غسل کر کے پاک ہو جائے گی۔ ان دنوں کے بعد جو خون آئے گا وہ استحاضہ کا شمار ہو گا۔

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: فاطمہ بنت ابی حبیش ؓ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! میں ایسی عورت ہوں کہ اکثر مستحاضہ رہتی ہوں اور اس کی وجہ سے پاک نہیں ہو سکتی، کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، نماز مت چھوڑ۔ یہ ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں۔ پھر جب تیرے حیض کا وقت آ جائے تو نماز چھوڑ دے اور جب وقت گزر جائے تو (اپنے بدن اور کپڑوں سے) خون دھو کر نماز ادا کر۔'' (صحیح البخاری: 228)

3. اگر عورت بالغ ہوئی ہو اور اسے پہلی مرتبہ حیض کا خون آئے، اسے حیض اور استحاضہ کے خون کی پہچان بھی نہ ہو تو وہ ارد گرد کی عورتوں کے حساب سے حیض کے دن گزارے گی، یعنی اگر اس کے ارد گرد کی عورتوں کا معمول یہ ہو کہ انہیں چھ یا سات دن حیض آتا ہو تو یہ بھی چھ یا سات دن حیض کے شمار کرے گی اور اس کے بعد غسل کر کے پاک ہو جائے گی، اگر اس کے بعد بھی خون جاری رہتا ہے تو وہ استحاضہ کا خون ہو گا۔

آپ ﷺ نے حمنہ بنت جحش سے فرمایا "یہ دراصل شیطانی کچوکا ہے۔ پس تم (ہر مہینے) اللہ کے علم کے مطابق چھ یا سات دن حیض کے شمار کرو، پھر غسل کر لو حتیٰ کہ جب تم اپنے آپ کو پاک صاف سمجھو تو تئیس یا چوبیس دن رات نماز پڑھتی رہو اور روزے رکھو۔ تمہیں یہ کافی ہے اور ہر مہینے ویسے ہی کیا کرو جیسے کہ عام عورتیں اپنے حیض اور طہر کے دنوں میں

کرتی ہیں۔ (سنن ابی داود: 287)

4. اگر عورت اپنے حیض آنے کے معمول کو بھول جائے اور وہ حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق بھی نہ کر سکتی ہو تو اس کا حکم بھی مذکورہ بالا تیسری حالت والا ہے۔

- جس عورت کو استحاضہ کا خون آرہا ہو اس کا حکم پاک عورت کی طرح ہے یعنی اس پر وہ کوئی کام حرام نہیں ہے جو حیض والی عورت پر حرام ہے۔
- استحاضہ والی عورت روزہ بھی رکھے گی، نماز بھی پڑھے گی، قرآن کی تلاوت بھی کرے گی، قرآن کو پکڑ بھی سکتی ہے سجدہ تلاوت اور سجدہ شکر وغیرہ کر سکتی ہے۔
- استحاضہ والی عورت کے لیے افضل اور بہتر یہ ہے کہ وہ ہر نماز کے لیے وضو یا غسل کرے۔
- استحاضہ والی عورت سے اس کا خاوند ہمبستری کر سکتا ہے۔
- استحاضہ والی عورت مسجد میں اعتکاف کر سکتی ہے۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتوی کمیٹی

شیخ عطاء الرحمن علوی